Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 38, Sr.No.108, 2017 pp 63 - 74

مجلّہ تحقیق
مجلّہ کلیۂ علوم شرقیہ
جلد ۳۸، جولائی۔ستمبر ۲۰۱۷ء، شمارہ ۱۰۸

کشمیری ثقافت میں جھلکتے ہوئے مسلمانوں کے رسم ورواج

ڈاکٹر سید علی رضا☆

Abstract:

Ritual ceremonies play a significant role in the promotion of individual and social life of a civilized nation. Kashmir is a land of several nations, where the Muslims are in majority. The Muslims of Kashmir have rich cultural ties with other communities. Their ritual ceremonies have deep concern with its civilization elements to promote their glorious culture across the world. The article throws light on these symbolic rituals of the Muslim community of the Jammu and Kashmir State especially the resident of Kashmir Valley.

Keywords:

ہر قوم کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں رسم ورواج کی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور اس کی تہذیب و ثقافت، اخلاق و عادات، ذہنی رجحانات، مذہبی عقائد اور طرزِ معاشرت پر ان کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ کسی قوم کے ترقی یافتہ و آسودہ حال یا زوال پذیر ہونے میں بھی رسوم ورواج کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں اور اِسی طرح کسی معاشرہ کو نئے سانچوں میں ڈھالنے اور جدت دینے کے لیے رسوم ورواج کی اصلاح ناگزیر ہوتی ہے۔ رسوم ورواج مخصوص حالات کی پیداوار ہوتے ہیں خاص حالات میں اور خاص ضروریات کے تحت ایک کام کیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی ضروریات و حالات میں مفید پا کے اس پر کاربند ہو جاتے ہیں اور یہ عمل رفتہ رفتہ اجتماعی اور پھر روائتی شکل اختیار کرتا چلا جاتا ہے اور آخر کار معاشرے کی اجتماعیت کی بدولت

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ کشمیریات، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

اس کو رسم رواج کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔(۱) عام طور پر رسم ورواج کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں ایک معاشرتی قسم جبکہ دوسری مذہبی قسم ہے۔ان دونوں اقسام پر مقامی حالات اور قومی خصوصیات کا گہرا اثر ہوتا ہے۔اس حوالے سے سوم ناتھ پنڈت لکھتے ہیں:

رسمن ہُند گوڈ چُھ سماجی ته سیاء سی اوصولن هنز بُنی یاء ر پیٹھء لو گمت۔ ترقی کران سُپد فردس دُنی یـہکین باقے فردن ته، ذاژن بیترِ ہُندمشاھدہء ته ء تمی هیژ ھاپتھ یا پرجاء ئی ھنزوتھ ژھارنی اء می تلاشن دُیت رسمن تهء ریواجن زاء ین۔(۲)

ترجمہ: رسموں کی بنیاد سیاسی اور سماجی اُصولوں کی بناء پر ہے۔ترقی کرتے کرتے انسان کو دُنیا کے لوگوں اور ذاتوں وغیرہ کا مشاہدہ ہوا اور اس نے اپنی ترقی کے لیے راستے تلاش کرنا شروع کیے اور اسی تلاش نے رسم ورواج کو جنم دیا۔

اسی طرح ہندی میں بھی رسم ورواج کی دو قسمیں بتائی جاتی ہیں۔جن کے متعلق سوم ناتھ پنڈت دوبارہ لکھتے ہیں:

ھیندی سنسکار یا رسم چھ دویه قسمکی ۔ آکھ گو ومل دور کرانهء ستی 'ملاپنین' تهء دویم مصنوعی چمکھ دِنه ء ستی 'اَتهِ شیادان' ته گووزن ییله اء سی کنهِ کھیه دار چیزس پھـہر دموته ء یتھ کئنی صاف کرون سُه گوو ملاپنین اَتھ برعکس اگر اَسه کنهِ لکر هندس تختس بیتر رنگ و روغن کرتھ نئو چمکھ دموسُسه گو'اَتهِ شیادان'۔(۳)

ترجمہ: ہندی سنسکار یا رسم دو قسم کی ہیں۔ایک کو میل دُور کرنے سے (والی) 'ملاپنین' اور دوسری کو مصنوعی چمک دینے (والی) یعنی 'اتہِ شیادان' کہتے ہیں۔اگر ہم کسی رنگ آلود چیز کو صاف کریں تو ایسی صفائی کرنے کو 'ملاپنین' کہتے ہیں۔

رسم ورواج انسانی معاشرت کی بدولت وجود میں آتے ہیں اور معاشرت ہمیشہ سے لوگوں کی

مرہون منت رہی۔وادی کشمیر کا سب سے بڑا سرمایہ یہاں کے لوگ ہیں جن میں مختلف تمدّنی اثرات کو اپنے اندر سمونے کی قوت موجود ہے۔ان لوگوں کی ہی بدولت خطہ کشمیر کے تمدنی حسن کی رونقیں قائم و دائم ہیں اور اس تمدنی و ثقافتی حُسن کو چار چاند لگانے میں یہاں کے باشندوں جن میں ہندو اور مسلمان دونوں قومیں شامل ہیں کا اہم کردار ہے۔وادی کشمیر کی ثقافتی حسن و رعنائی میں کشمیری مسلمانوں کے رسم و رواج کا اہم حصہ و کردار ہے جس کی بدولت پوری دُنیا میں یہ خطہ حسین ترین کیفیتوں سے بھر پور ہو کر ہر باشعور و پاکیزہ وجود کی اپنی طرف مائل کرتا ہے۔وادی کشمیر کے مسلمانوں کی رسمیں ،رہن سہن و جشن و تہوار ان کی ثقافت کی پہچان ہیں جو درج ذیل ہیں:

پیدائش انسانی زندگی کا پہلا تہوار ہے جو نہ صرف کشمیر بلکہ پوری دُنیا کے مسلمانوں میں آج بھی خوشی کا اظہار کر کے منایا جاتا ہے۔ بچے کی پیدائش ،چھٹی،عقیقہ اور ختنہ کی رسمیں کشمیر میں قریب قریب اسی انداز میں ہیں جس طرح یہ دوسرے اسلامی ممالک میں رائج ہیں۔فرق صرف جُزیات کی تبدیلی کا ہوتا ہے جس میں مقامی رنگ ماحول کی مناسبت سے چڑھایا گیا ہوتا ہے۔(۴)

کشمیر میں بچے کی پیدائش ہو یا اس کا عقیقہ یا بچے کے بال کاٹنے کی رسم ،قہوہ ،نمکین چائے اور تنبول یعنی تحفے تحائف کی خاص گرم بازاری رہتی ہے اور یہ اس رسم کے لازمی جزیات میں شامل ہوتے ہیں۔کشمیر میں حاملہ خواتین کو زچگی کے وقت سے قبل اپنے ماں باپ کے گھر بھجوایا جاتا ہے جہاں وہ بچے کی پیدائش سے قبل اور بعد کے مراحل سے گزرتی ہیں۔ایس۔ایم،اقبال لکھتے ہیں:

> One or two months prior to the time for confinement, the young wife generally goes to her parent's house where she gives birth to a child.(5)

نومولود کی پیدائش کے بعد عموماً گھر کے بزرگ مرد حضرات ہی بچے کے کانوں میں اذان و تکبیر دیتے ہیں لیکن کچھ جگہوں پر مُلّا حضرات بھی یہ ذمہ داری ادا کرتے ہوئے بھی ملتے ہیں۔ایس۔ایم اقبال دوبارہ تحریر کرتے ہیں:

> After the event the Mulla comes in and taking the infant by the right ear, whispers. The Aazan, welcoming the new arrival to this world of faith and then he repeats in the left ear the Takbir (aqamat) and adds a warning that death is the end of all things.(6)

نومولود کے کان میں اذان اور تکبیر (اقامت) کہہ کر اسے مسلمان ہونے اور اسلامی طرز زندگی اپنانے کے درس کی شروعات کی جاتی ہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بعد لڑکی کے سسرال والوں کو باقاعدہ اہتمام کے ساتھ اپنی بہو اور نئی نسل کو ملنے جانا ہوتا ہے۔ ہر کوئی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق جاتے ہیں کوئی باقر خانیوں کے ساتھ اور کوئی بکرا لے کر۔ غرض یہ کہ لڑکی والے ان کا بھی بڑے پرتپاک انداز میں استقبال کرتے ہیں۔ کشمیری مسلمانوں کی خوشی اور غم کی خاص رسومات درج ذیل ہیں:

(۱) ختن حال:

یہ بھی مسلمانوں کی مذہبی رسم ہے جسے ختنہ کی رسم بھی کہتے ہیں۔ کشمیری مسلمانوں اسے ختن ہال کے نام سے مناتے ہیں۔ اِس رسم میں نومولود لڑکے کے سُنتِ ابراہیمی کے تحت ختنے کیے جاتے ہیں۔ بعض اوقات غیر مختون کے مسلمان ہونے پر شبہ کیا جاتا ہے۔ یہ رسم ایک دعوت سے شروع کی جاتی ہے۔ گھر میں عزیز و اقارب کو مدعو کیا جاتا ہے اور جس بچے کا ختنہ کرنا درکار ہو اُسے درمیان میں بٹھا کر عورتیں اور مرد خوشی کے گیت گاتے ہیں۔ بچے کو دولہا کی طرح آراستہ کیا جاتا ہے اور پھر نصف رات کے بعد نائی بچے کا حشفہ کاٹ کر مرہم وغیرہ لگا دیتا ہے۔(۷) ختن ہال کی تقریب صاحب حیثیت لوگوں کے ہاں بڑے اہتمام کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ عام طور پر تین دن تک اِس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس دوران کشمیری عورتیں اور مرد الگ الگ ٹولیوں میں بیٹھ کر گیت گاتے رہتے ہیں جن میں اسلامی عظمت کا ذکر اور بچے کی درازعمر کی دعائیں بھی کی جاتی ہیں۔(۸)

(۲) زرکاسیہ:

زرکاسیہ میں نومولود کے سر کے بال اُتارے جاتے ہیں اور اِس ضمن میں گھر میں نائی کو بلوایا جاتا ہے جو اپنے ساز و سامان کے ساتھ پیدائش والے گھر بہت خوشی سے جاتا ہے۔ نائی اپنے استرے سے بچے کے سر کے بال مونڈتا ہے۔ اِس دوران خوشی کے گیت گانے کے ساتھ ساتھ سونے اور چاندی کی خیرات بھی دی جاتی ہے۔ عورتیں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق بچے اور نائی دونوں کو سلامی کے طور پر نقد رقم دیتی ہیں۔ کھانا کِھلا کر اس تقریب کا اختتام کیا جاتا ہے۔

(۳) سندر (عقیقہ):

کشمیری میں بچے یا بچی کے عقیقہ کرنے کو سندر کہا جاتا ہے۔ یہ عام طور پر پیدائش کے ساتویں دن

کیا جاتا ہے۔اس روز بکرے یا دنبے کا گوشت غریب لوگوں میں بانٹا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس گوشت کا کچھ حصہ پکا کر رشتہ داروں، عزیز و اقارب اور ہمسایوں کے مہمان نوازی کی جاتی ہے۔(۹) عقیقہ ہو یا زرکاسیہ کی تقریب نمکین چائے اور تنبول یعنی تحفے تحائف اِس رسم و تقریب کا خاصہ ہوتے ہیں۔(۱۰)

(۴) نس وکن ژنین:

کشمیر میں بھی جہاں لڑکے کی پیدائش پر مختلف تقریبات و رسوم کی ادائیگی کی جاتی ہے وہاں لڑکیوں کی پیدائش پر بھی چند رسمیں منائی جاتی ہیں۔جن میں کان اور ناک چھیدنے کی رسمیں شامل ہیں۔ کشمیر میں زیادہ تر کان چھیدنے کی رسم منائی جاتی ہے۔اِس تقریب میں لڑکی کی نہلا دھلا کر لباس زیب تن کیا جاتا ہے اور پھر رشتہ دار عورتیں گانا گاتی ہیں اور کوئی ماہر عورت بچی کے کان چھید کر ان میں دھاگہ یا دھاتی تار کی بنی ہوئی بالی ڈال دیتی ہے اور اِس موقع پر بھی عزیز و اقارب کی دعوت کی جاتی ہے۔کان چھیدوانے کی نسبت ناک چھیدوانے کی رسم زیادہ عام نہیں ہے۔(۱۱)

(۵) منزم یورتہ، بانس تراوَن:

کشمیر میں شادی کی رسمیں باقاعدہ انداز میں 'منزم یور' یعنی درمیانہ دار کے کردار سے شروع ہوتی ہیں۔شادی بیاہ کے لیے لڑکے والوں کی طرف سے ایک شخص کو بطور 'درمیانہ دار' مقرر کیا جاتا ہے۔جو دونوں گھرانوں یعنی لڑکے والوں اور لڑکی والوں کے درمیان بات چیت کے سلسلہ کو تحریک دیکر آگے بڑھاتا ہے۔ درمیانہ دار کی کاوشوں سے اگر لڑکی کے گھر والے راضی ہو جائیں تو خوشی کی نوید لڑکے والوں تک پہنچا کر باقاعدہ انداز میں دیگر رسوم کی شروعات کی جاتی ہے۔ایس۔ایم اقبال رقمطراز ہیں:

> The father of girl who has reached the year of puberty calls for the services of go-between, who is ussually a man who can relate highly-coloured stories of the magnificence and genrosity of his client. When a suitable match has been found the ceremony of "bertrothal" is held. The boy's father goes with a small party of relative and friends with presents to the girl's house and is entertained by the girl's father.(12)

درمیانہ دار کے کردار سے شروع ہونے والی یہ رسم آگے چل کر 'بانس تراؤن' کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔اس رسم کے اختتام پر لڑکے کا والد اپنی پیالی میں کچھ نقدی (رقم) رکھ واپس لڑکی والوں کے حوالے کرتا ہے اور اگر لڑکی والوں کو یہ رشتہ منظور ہو تو وہ اسی فعل کو منگنی تصور کرتے ہیں۔اس کے چند روز بعد لڑکی والے لڑکے والوں کے گھر جا کر اسی عمل کو دہراتے ہیں۔اس عمل کے بعد باقاعدہ شادی کی بات چیت یعنی دن مقرر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔(۱۳)

(۶) بکثرل تہ ءدوہ گنڈن:

بانس تراؤن کی رسم کے بعد کشمیر میں عموماً بکوُل کی رسم کا وقت آتا ہے۔اِس میں لڑکے والے لڑکی والوں کے گھر زیوارت، ملبوسات اور نقد رسم کے ساتھ جاتے ہیں۔عموماً اِسی تقریب میں نکاح خوانی کا عمل بھی پورا کر دیا جاتا ہے۔اگر اِس موقع پر نکاح نہ پڑھایا جائے تو پھر بارات والے دن دُلہن کے گھر میں نکاح کا اہتمام کیا جاتا ہے۔(۱۴) اسی طرح بعد میں پھر لڑکے والے درمیانہ دار کے ہمراہ شادی کی تاریخ مقرر کرنے کے لیے 'دوہ گنڈن' یعنی دن باندھنے کی رسم پوری کرنے کے لیے لڑکی والوں کے گھر جاتے ہیں اور پھر باہمی مشورے سے حتمی تاریخ کا تقرر کرتے ہیں۔(۱۵)

(۷) وردن کیٹن تہ ءلگنس بیوہن:

یہ وہ رسمیں ہیں جن کا نعقاد 'دوہ گنڈن' کے بعد کیا جاتا ہے۔وردن کیٹن میں کشمیری مسلم گھرانے شادی کے کپڑوں کی تیاری میں مصروف ہوتے ہیں۔یہ رسم ہفتے کے الگ الگ دنوں میں مقرر کی جاتی ہے۔اس دوران دونوں گھرانے (لڑکے، لڑکی) اپنی اپنی فرصت کے مطابق درزی کو گھر بلوا کر شادی کے کپڑوں کی کٹائی کرواتے ہیں اس موقع پر چھوٹی موٹی دعوت کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ہمسایہ خواتین کو بھی اس رسم میں مدعُو کیا جاتا ہے۔(۱۶) لگنس بیوہن، میں شادی کی تاریخ سے قبل لڑکی کی غذا کو تبدیل کیا جاتا ہے۔جس میں نرم و ہلکی غذا لڑکی کو کھلائی جاتی ہے اور اس کے علاوہ لڑکی کو ہلکے پھلکے کپڑے زیب تن کروائے جاتے ہیں۔شادی تک لڑکی کو گھر کی چار دیواری میں رکھا جاتا ہے۔(۱۷)

(۸) مس مڑاوُن:

یہ رسم لڑکی کے گھر والے مناتے ہیں اِس رسم میں لڑکی کی رشتہ دار خواتین مل کر معہ لڑکی کی سہیلیوں کے لڑکی (دُلہن) کے بال کھول کر تیل لگاتی ہیں یہ رسم عموماً شادی سے ایک دو دن پہلے انجام دی جاتی ہے۔

تیل میں عطر وغیرہ کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ بالوں کو تیل وعطر لگا کر کھلا چھوڑنے کو کہا جاتا ہے تاکہ شادی سے قبل وقتاً فوقتاً دھوکر اُن میں خوبصورتی اور مہک وغیرہ آجائے۔(۱۸) اس رسم کے موقع پر دُلہن کی بہن، ماں وغیرہ چوڑیاں اور دیگر اشیاء بچیوں میں تقسیم کرتی ہیں اور ساتھ ساتھ خوشی کے گیت بھی گاتی ہیں۔

(۹) مائنز راتھ:

مائنز راتھ کشمیری میں مہندی کی رات کو کہتے ہیں۔ دراصل مائنز راتھ سے ہی شادی کی باقاعدہ ابتداء ہوتی ہے۔ لڑکے والوں کے ہاں بھی اِسی رات کو مہندی لگانے کی رسمیں ادا کی جاتی ہیں۔ اِس سلسلہ میں اس روز صبح کے وقت لڑکے والے دعوت دیتے ہیں۔ لڑکی والے اس رات باقاعدہ طور پر مہندی لگانے کی رسم کا انعقاد کرتے ہیں۔ دُلہن کے ہاتھ پاؤں پر مہندی لگا کر رات بھر عورتیں خوشی کے گیت گاتی ہیں جن میں دُلہن کے حسن و رعنائی اور مہندی کے سجنے وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔(۱۹) اس طرح یہ تقریب تقریباً رات بھر جاری رہتی ہے جو صبح کی اذان ہونے پر اختتام پذیر ہوتی ہے اور پھر بارات کی تیاریاں شروع کی جاتی ہیں۔

(۱۰) رینیہ وول:

مہندی کی رسمیں پوری کرنے کے بعد بارات کی تیاریاں شروع ہوتی ہیں۔ اس روز دُلہا دُلہن غسل کرنے کے بعد اپنے عروسی ملبوسات زیب تن کرتے ہیں اور پھر اپنے اپنے رشتہ داروں سے نقد سلامیاں بھی وصول کرتے ہیں۔ دُلہن کے گھر کی طرف روانگی سے قبل دُلہا میاں اپنے بزرگوں کے ہمراہ نزدیکی مزار پر حاضری دینے کے بعد اپنے آباؤ اجداد کی قبروں پر سلام کرنے جاتے ہیں اور پھر بارات کے ہمراہ دُلہن کے گھر کی طرف محوِسفر ہوتے ہیں۔ دوسری طرف تمام خواتین دُلہا اور باراتیوں کا استقبال پھولوں سے کرتی ہیں۔ باراتیوں کو بڑے ہال میں قالینوں پر بٹھایا جاتا ہے۔ باراتی کمرے کی دیواروں کے ساتھ ساتھ چاروں طرف قطاروں میں بیٹھ جاتے ہیں اور پھر خاموشی سے کشمیری تمدن کے اہم جز یعنی طعام کا انتظار کرتے ہیں(۲۰) اس دوران کشمیری ثقافت کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ چاولوں کی ترامی کے آنے کے بعد گوشت کی ایک ایک قسم مہمانوں کے سامنے لائی جاتی ہے۔ آخر میں گوشتابہ کی آمد اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ کھانے میں اب مزید کوئی نئی قسم کا پکا ہوا گوشت نہیں آئے گا۔ یہ ڈِش بہت لذیز ہوتی ہے۔ کئی اور چھوٹی چھوٹی رسموں کے بعد رُخصتی کا عالم وقوع پذیر ہوتا ہے۔ واپسی پر پھر خواتین دُلہا اور دُلہن کو پرتپاک اور گیتوں کے ساتھ استقبال کرتی ہیں۔ دُلہن کو کمرے میں لے جانے کے بعد کئی اور چھوٹی چھوٹی رسموں کو

پورا کیا جاتا ہے۔

(۱۱) وٹھل:

ولیمہ کی تقریب میں لڑکے والے بہو گھر لانے کی خوشی میں اپنے تمام مہمانوں کو جن میں دوست احباب، رشتہ دار، سب شامل ہوتے ہیں دعوت پر مدعو کرتے ہیں۔(۲۱) اس روز لڑکے والوں کے گھر خوب جشن کا سماع ہوتا ہے۔ دُلہن کو سلامی سے نوازا جاتا ہے۔ بھانڈ لوگ بھی آجاتے ہیں اور خوب گا کر خوشی کا اظہار کر کے پیسے وغیرہ بھی اکٹھے کرتے ہیں۔ شام کو پہلے خواتین کو کھانا کھلایا جاتا ہے پھر مرد حضرات کو۔ اس طرح ولیمہ کی تقریب رات کو اپنے اختتام پر پہنچتی ہے اور تمام مہمان فراغت کے بعد اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہو جاتے ہیں۔

(۱۲) ییگ پھرہ تہ ءپھرہ سال:

شادی کے بعد سات روز دُلہن اپنے سسرال میں رہتی ہے۔ سات روز کے بعد دُلہن کے گھر والے اُسے باقاعدہ دعوت کے اہتمام کے بعد جو لڑکے والوں کی طرف سے کی جاتی ہے واپس اپنے ساتھ گھر لیجاتے ہیں۔ لڑکی کو بھی دُلہا کے گھر والوں کی طرف سے خاص تحفہ دیکر روانہ کیا جاتا ہے اور اِس طرح دُلہن چند یا زیادہ دنوں کے لیے اپنے ماں باپ کے گھر رہنے آجاتی ہے۔ اس دوران دُلہن کے ماں باپ دُلہا کو یعنی اپنے داماد کو گھر بُلاتے ہیں تاکہ اب اس کا آنا جانا اِس گھر میں جاری رہے۔ اِس موقع پر دُلہا کے لیے لڑکی کے ماں باپ کی طرف سے نئے کپڑے بنائے جاتے ہیں۔(۲۲)

(۱۳) رُوکٹھن:

رُوکٹھن کشمیری میں جان کنی کے عالم کو کہتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کی طرح کشمیری مسلمان بھی اس گھڑی مرنے والے کے سرہانے بیٹھ کر سورۃ یٰسین اور سورۃ فاتحہ کثرت سے پڑھتے ہیں تاکہ پروردگار اس کلام پاک کی برکت سے مرنے والے کی تمام سختیاں آسان بنادے۔ اس بارے میں ڈاکٹر نصرت نثار رقم طراز ہیں:

> اس گھڑی میں گھر کے تمام افراد مرنے والے کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ تمام اہل خانہ و قریبی عزیز و اقارب پر غم کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں۔ اسی

کیفیت وہ با آواز بلند کلمہ شہادت پڑھتے رہتے ہیں اور مرنے والے کو بھی پڑھنے کو کہتے ہیں ساتھ ہی ساتھ مرنے والے کو پانی پلاتے رہتے ہیں۔اس کے مرنے کے بعد پورے گھر کے چراغوں کا گُل کر دیا جاتا ہے اور سب لوگ بری طرح غم کی کیفیت میں نڈھال ہو کر آنسو بہا رہے ہوتے ہیں۔(۲۳)

جاں کنی کی گھڑی گزرنے کے بعد عموماً تمام مسلمان جلد از جلد مردے کے کفن دفن کے انتظام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اسی دوران تمام رشتہ دار،عزیز و اقارب، دوست احباب غرض سب کو مرنے کی اطلاع دے دی جاتی ہے۔ بعدازاں مردے کو سپردِ خاک کرنے کے عمل کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش میں گھر کے افراد مصروف ہو جاتے ہیں۔

(۱۴) کفنہ دفنہ ء:

کفنہ ء وہ لباس ہے جو مرنے کے بعد مردے کو پہنایا جاتا ہے۔مرنے کے بعد کفن نصیب ہونا بھی خوش قسمتی کے زمرے میں آتا ہے۔جس میں مردے کو غسل دیکر لپیٹا جاتا ہے۔کفن پہنانے کے بعد دونوں اطراف یعنی سر اور پاؤں کی طرف سے گرہ لگا دی جاتی ہے جو میت کو لحد میں اتارنے کے بعد کھول دی جاتی ہے۔(۲۴) کفن پہنانے سے قبل مردے کو اچھی طرح غسل دیا جاتا ہے جو مردے کو نہلانے والا کرواتا ہے۔جسے 'سرانہ گور' کہتے ہیں اور اگر میت عورت کی ہو تو یہ فرائض 'سرانہ گر' ادا کرتی ہے۔مرد کو غسل دینے والا 'سرانہ گور' اور عورت کو غسل دینے والی 'سرانہ گر' کہلاتی ہے۔(۲۵) غسل دینے کے بعد میت کو کفن پہنا کر گلاب کیا ہوا کافور چھڑکا جاتا ہے اور پھر اس تابوت میں رکھا جاتا ہے جسے 'گوہ' کہتے ہیں اور جس تختے پر مردے کو لیٹا کر غسل دیا جاتا ہے اسے 'سرانہ پھٹہ' کہتے ہیں۔(۲۶) میت کو غسل دینے کے بعد کفن میں لپیٹ کر تابوت میں رکھا جاتا ہے اور پھر آخری رسومات کی ادائیگی کے لیے قبرستان لیجایا جاتا ہے جہاں نمازِ جنازہ ادا کرنے کو بعد میت کو سپردِ خاک کر دیا جاتا ہے۔

(۱۵) ژوُدس:

میت والے گھر سے جب جنازہ قبرستان کے لیے روانہ ہوتا ہے تو ہمسائے اور محلّہ دار حضرات زیادہ تر گھر والوں کے لیے کھانے پینے کا بندوبست کرتے ہیں۔عموماً تین دن تک فوتگی والے گھر میں کھانے

پینے کے لیے چولہا نہیں جلتا۔اِس دوران قریبی رشتہ دار، ہمسائے ومحلّہ دار حضرات ماتم والے گھر کے افراد کے لیے خورد ونوش کا انتظام کرتے ہیں۔فوتگی کے چوتھے روز دن بھر گھر میں درود ودعا اور فاتحہ خوانی کی محفل کروائی جاتی ہے اور اس دن گھر میں کھانا پکایا جاتا ہے اور وہ کھانا مرنے والے کی روح کو ایصالِ ثواب پہنچانے کے لیے تمام حاضرین محفل کو کھلایا جاتا ہے۔(۲۷)

(۱۶) جمعہ فاتحہ و چلہ:

میت کو دفنانے کے بعد فوتگی والے گھر کے بزرگ آنے والے جمعتہ المبارک تک روزانہ فوت ہونے والے کی قبر پر جا کر فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔اس طرح بروز جمعتہ المبارک مرنے والے کے تمام رشتہ دار، دوست، احباب وگھر والے اکٹھے ہو کر مرنے والے کی قبر پر جاتے ہیں اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں اور اس کے بعد قرآن پاک پڑھتے اور پڑھواتے ہیں۔چالیس دن پورے ہونے پر چہلم کی رسم ادا کی جاتی ہے ۔اس رسم کے دوران فاتحہ خوانی کی جاتی اور آخر میں حاضرین محفل کو کھانا کِھلا کر رخصت کیا جاتا ہے اور یوں مرنے کی رسومات اختتام پزیر ہوتی ہیں۔بعض اوقات موت کے ایک سال بعد برسی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ برسی ہر سال بھی منائی جاتی ہے۔اس رسم کو کشمیر میں 'وہرواز' کہتے ہیں۔

☆☆☆☆

حواشی و حوالہ جات

۱۔ رزاقی، شاہد حسین ، پروفیسر، پاکستانی مسلمانوں کے رسم و رواج ، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور،۱۹۹۲ء ص ۲۳۰

۲۔ پنڈت، سوم ناتھ، کاشرین بٹن ہندی، رسم تہ ء ریواج ، کاشر ڈپارٹمنٹ، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر،۱۹۸۳ء ص ۴۰

۳۔ پنڈت، سوم ناتھ، کاشرین بٹن ہندی، رسم تہ ء ریواج، ص ۴۰

۴۔ قریشی، محمد عبداللہ، آئینہ کشمیر، اتحاد پریس، لاہور،۱۹۶۶ء ص ۱۸۷

5. Iqbl, S.M., *The Culture of Kashmir*, Wahid publications, Karachi, 1991, page-40

6. Iqbl, S.M., *The Culture of Kashmir*,page-40

۷۔ بخاری، محمد یوسف ،ڈاکٹر، کشمیری نامہ، شعبہ کشمیریات ، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص ۱۰۸

۸۔ قریشی، محمد عبداللہ، آئینہ کشمیر، ص ۱۸۸

۹۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۸

۱۰۔ قریشی، محمد عبداللہ، آئینہ کشمیر، ص ۱۵۷

۱۱۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۹

12. Iqbl, S.M., *The Culture of Kashmir*, page-41,42

۱۳۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۹۹

۱۴۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۰

۱۵۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۱۰

۱۶۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۰

۱۷۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۱

۱۸۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۱
۱۹۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۱
۲۰۔ قریشی، محمد عبداللہ، آئینہ کشمیر، ص ۱۸۸
۲۱۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۳
۲۲۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۳
۲۳۔ انٹرویو از ڈاکٹر نصرت نثار، انچارج، شعبہ کشمیریات، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور منعقدہ ۲۶ مارچ ۲۰۱۸
۲۴۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۵
۲۵۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۵
۲۶۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۲
۲۷۔ بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری نامہ، ص ۱۰۶